Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ ۔ ۱۹ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۶ احسان ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۶ جون ۱۹۷۸ء ۔ نمبر ۱۴۴

تحریک دعائے خاص

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ان دنوں لندن میں قیام فرما ہیں۔

آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے کرشمے دکھائے اور حضور کے اس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

رپورٹ نمبر ۹ ـــ ۳ جون ۱۹۷۸ء

جماعت احمدیہ کی موجودہ ترقی میں اہم سنگِ میل ثابت ہونے والی عظیم الشان کسرِ صلیب کانفرنس

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے متعلق نامور محققین کے نہایت مدلل اور پُرمغز مقالے

قبرِ مسیح کی حفاظت کے متعلق ایک اہم قرارداد، کانفرنس کے موقع پر دیدہ زیب اور پُراز معلومات نمائش کا اہتمام

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے جماعتِ احمدیہ کو لندن جیسے شہر میں جو عیسائیت کا ایک بہت بڑا گڑھ ہے کئی قسم کی مخالفتوں کے باوجود ایک ایسی بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو انشاء اللہ جماعتِ احمدیہ کی ترقی میں ایک اور اہم قدم ثابت ہوگی اور اس سے دُنیا پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ مسیح موسوی نہ تو یہودیوں کے کہنے کے مطابق مصلوب ہو کر نعوذ باللہ لعنتی ٹھہرے تھے اور نہ صلیبی موت سے مر کر عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ بنے تھے بلکہ اُن کو صلیبی موت سے مخلصی حاصل ہوئی اور وہ اپنی باقی زندگی اپنی بعثت کی غرض و غایت کو پورا کرنے میں کوشاں رہے اور پھر طبعی وفات پا گئے۔ ان کی آمد ثانی کے بارہ میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب آپ کے مماثل اور مشابہ وجود یعنی مسیح محمدی کے ذریعہ پوری ہو رہی ہیں۔

کانفرنس کے دوسرے روز کی کارروائی

یہ بین الاقوامی کانفرنس جس کا افتتاح کل ۲ جون بعد دوپہر ہوا تھا آج ۳ جون کو بھی جاری رہی۔ اس میں حاضرین کی تعداد میں کل سے بھی زیادہ اضافہ ہو گیا۔ ایڈیٹوریم اور ANNEXE ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی تو انٹرنس ہال (F O Y R) جس میں نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا اس میں آج بھی ایک زائد لاؤڈ سپیکر نصب تھا تاکہ وہ حضرات بھی تقریریں سُن سکیں جنہیں اندر ہال میں جگہ نہیں مل سکی تھی۔

پہلی تقریر

پروگرام کے مطابق آج پہلا اجلاس ۱۰ بجے صبح مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب واشنگٹن کی صدارت میں تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد پہلی تقریر مکرم عبدالسلام میڈسن کی تھی جو ڈنمارک کے ممتاز شہری، کئی مذہبی کتابوں کے مصنف اور ڈینش میں قرآن کریم کے مترجم ہیں۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات۔ قرآن کریم اور اسلامی شواہد کی روشنی میں"۔ آپ نے اپنے موضوع کی نسبت سے آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور اجماع صحابہ رضی کی روشنی میں تفصیل سے بتایا کہ دوسرے انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک بشر رسول تھے اور زندگی کے تمام لوازمات ان کے لاحق تھے۔ بشریت کا طبعی نتیجہ فنا ہے جو موت کی صورت میں انسان پر وارد ہوتی ہے یہ قدرت کا اٹل قانون ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اس طبعی عمل سے باہر نہیں رہ سکتے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو صلیبی موت سے مخلصی بخشی اور وہ اپنی باقی عمر اپنے مشن کی تکمیل میں کوشاں رہے اور بالآخر طبعی موت سے وفات پا کر اعلیٰ علیین میں جا شامل ہوئے۔

دوسری تقریر

مکرم میڈسن صاحب کے بعد محترم بشیر احمد خاں رفیق امام مسجد لندن نے تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے متعلق یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے نقطہ ہائے نظر کو بیان کرنے کے بعد اپنے مقالے کے اصل موضوع یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات بائیبل کے بیانات کی روشنی میں ان تصرفاتِ الٰہیہ کا تفصیل سے ذکر کیا جن کی بدولت حضرت مسیح صلیبی موت کی لعنت سے بچ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی عمرِ عزیز کا باقی حصہ اسرائیل کے ان قبائل کو شریعتِ موسویہ پر قائم کرنے میں گزارا جو یروشلم سے کشمیر تک پھیلے ہوئے تھے۔

امام صاحب نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح کا خود اپنا بیان ہے اور اسے انجیل نے ریکارڈ کیا ہے کہ جب یہودیوں نے اُن سے نشان مانگا تو آپ نے فرمایا انکو یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہیں دکھایا جائیگا اس نشان کی اہمیت بتاتے ہوئے امام صاحب نے فرمایا جس طرح حضرت یونس علیہ السلام تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باوجود زندہ رہے اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد زندہ تھے تین دن تک کمرہ نما قبر میں زندہ رہے اور وہاں سے زندہ ہی باہر نکلے تھے۔

تیسری تقریر

اس روز کے پہلے اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب مدظلہ کی تھی۔ چوہدری صاحب موصوف جماعتِ احمدیہ کی وہ مایہ ناز شخصیت ہیں جنہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں قدر خدمات کے علاوہ عالمی شہرت کے لحاظ سے بھی بلند مقام حاصل ہے۔ آپ نے اس موضوع پر تقریر فرمائی کہ حضرت مسیح کا مقام ایک عبد کا تھا یا معبود کا یعنی کیا وہ خدا کے بندے تھے یا خود خدا بھی تھے حضرت چوہدری صاحب نے بعض یہودی اور عیسائی محققین کے نظریات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا مسیح سر تا پا بشر تھے، وہ خدا کے ایک نبی تھے خدا نہیں تھے۔ آپکو اگر انجیل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بائیبل کا ایک عام محاورہ ہے جسے استعارۃً کئی اور نبیوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اس سے کسی طرح بھی الوہیت ثابت نہیں ہوتی اور نہ مسیح نے خود کہیں الوہیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اقنوم ثانی یعنی "خدا بیٹے" کا عقیدہ بعد کی ایجاد ہے جو مذہباً باعثِ حیرت اور عقلاً غیر معقول ہے تثلیث کا عقیدہ خدا کی صفت رحم اور الوہیت باری کے تصور کے سراسر خلاف ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے اپنے مقالہ کے آخر میں تثلیث کے رد میں قرآن کریم کی بعض آیات بھی پیش کیں۔

حضرت چوہدری صاحب مدظلہ کی نہایت مؤثر عالمانہ تقریر ایک گھنٹے تک جاری رہی جس کا سامعین پر گہرا اثر ہوا۔ ایک مقرر نے اس کا برملا اظہار کیا اور کہا کہ جس متوازن طریق پر چوہدری صاحب نے تثلیث کے رد میں دلائل دئے ہیں پادریوں کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوپہر کے کھانے کا وقفہ

محترم چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد اس روز کا پہلا اجلاس ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ اس وقفہ کے دوران کانفرنس میں شریک غیر ملکی نمائندگان اور بعض مقامی احباب نے انسٹی ٹیوٹ کے ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ یہاں ایک ہی جگہ اور قریباً ایک ہی دسترخوان پر دنیا بھر کے نمائندگان ایک دوسرے سے گھل مل کر اور بڑی بے تکلفی سے آپس میں باتیں کرتے رہے ریسٹورنٹ کے اندر اور باہر لان میں خوب گہما گہمی رہی۔ دوست ایک دوسرے سے ملتے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے کہ انہیں اس تاریخی کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کس طرح اس بین الاقوامی مذاکرہ میں پڑھے جانے والے مقالہ جات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی نوے سال قبل کے پیش کردہ نظریات کی تصدیق و تائید ہو رہی ہے۔ اسلام کی صداقت ظاہر ہونے کے لئے تحقیقات کی نئی سے نئی راہیں کھل رہی ہیں اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سہ روزہ کانفرنس کو احمدیت کی صداقت کے لئے ایک اہم نشان بنا دیا ہے اور دنیا کو حق کی شناخت کے لئے ایک اور اہم موقع فراہم کر دیا ہے۔

دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر

وقفہ کے بعد اس روز کا دوسرا اور کانفرنس کا تیسرا اجلاس اڑھائی بجے بعد دوپہر مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنا مقالہ بعنوان "اسرائیل کے گمشدہ قبائل" پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی مسئلہ یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے توجہ طلب ہے اور اس سلسلہ میں معقولی اور منقولی دلائل اور تاریخی شواہد کی رُو سے جو صداقت اُبھرتی ہے وہ درخورِ اعتناء ہے خواہ اس سے کسی کے نظریات ٹکراتے ہی کیوں نہ ہوں۔

محترم میاں صاحب نے حضرت مسیح کی صلیبی موت سے بچ نکلنے کی شہادتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح صلیب پر مر کر تیسرے دن زندہ ہو گئے اور اور بجسدِ عنصری آسمان پر اُٹھا لئے گئے تھے مگر یہ تین دن کا وقفہ معنی خیز ہے۔ عقل کہتی ہے اور انجیل کی شہادت اس کی مؤید ہے کہ مسیح زندہ تھے اور یہ تین دن کا وقفہ دراصل اُن کے زخموں کے علاج کے لئے تھا تاکہ اُن میں کچھ سکت آجائے اور وہ ہجرت کرنے کے قابل ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت مسیح کے وقت یہود کے بارہ قبائل میں سے صرف دو فلسطین میں تھے اور باقی دس یروشلم سے ہندوستان تک پھیلے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح کی بعثت کا مقصد اُس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا تھا جب تک وہ بنفسِ نفیس ان قبائل میں موجود رہ کر انہیں رشد و ہدایت سے سرفراز نہ فرما لیتے۔ حضرت میاں صاحب نے یورپین مصنفین، مسلم مورخینِ کشمیر اور دو ہندو محققین جن میں پنڈت جواہر لعل نہرو بھی شامل ہیں کے حوالے سے بتایا کہ کشمیر، افغانستان اور ہندوستان کے کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں کے رہنے والے لوگ اپنی عادات و روایات، رسم و رواج اور اپنے خدوخال کے لحاظ سے صدیاں گزر جانے کے باوجود بنی اسرائیل سے گہری مشابہت رکھتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان فرمایا تھا کہ عیسائیت پر زوال نہیں آئے گا اور نہ اس کی ترقی رُکے گی جب تک مسیح موعود نہ آجائے جس کے ہاتھ پر صلیب نے پاش پاش ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وعدہ کے مطابق آ گئے۔ آپ نے کسرِ صلیب کی مہم کا آغاز فرمایا اور آپ صلیبی مذہب کے خلاف ساری زندگی قلمی جہاد کرتے رہے آپ نے عیسائیت کے خلاف جو علم کلام پیدا کیا ہے آئے روز نئے سے نئے انکشافات اور جدید تحقیقات سے اس کی تائید ہو رہی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ اسلام کی ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹیں دُور ہوں گی اور مسیح محمدی کے ذریعہ آفتاب صداقت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا اور دنیا اپنے رب کریم کے نور سے جگمگا اُٹھے گی۔

حضرت میاں صاحب کی اس جامع و مانع تقریر پر سامعین نے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ آپ کی تقریر ہر لحاظ سے پسند کی گئی اور حاضرین اس سے بہت متاثر ہوئے۔

دوسری تقریر

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور نے حادثہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کی ہجرت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تاریخی شواہد اور پختہ دلائل کی رُو سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے بچ گئے تھے اور اپنی باقی عمر انہوں نے بنی اسرائیل کے بکھرے ہوئے قبائل کو دین موسوی پر اکٹھا کرنے میں گزار دی تھی اور اسی جدوجہد میں بالآخر ایک ایسی جگہ جا پہنچے تھے جو بہشت نما ہے۔

محترم شیخ صاحب نے عصر حاضر کے کئی دستاویزی انکشافات اور عیسائی محققین کے بعض مستند حوالہ جات کی رُو سے مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور مابعد زندگی کے حالات و واقعات پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے بتایا کہ مسیح کی یروشلم سے ہجرت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ جس علاقے سے گزرے وہاں ان کا کوئی نہ کوئی تشخص قائم ہوتا چلا گیا۔ مثلاً ایران میں آپ کے ماننے والوں کے نزدیک آپ ناصرا تھے، ہندوستان میں پہنچے تو بدھا آسف کہلائے اور یہاں سے آگے بڑھ کر کشمیر میں قدم رکھا تو یوز آسف کے نام سے مشہور ہو گئے۔

انگریزی زبان کے چوٹی کے مقررین اور اہلِ زبان کی صف میں محترم شیخ صاحب صاف پہچانے جاتے تھے پھر بھی اُن کی ہمت قابلِ داد ہے کہ انہوں نے اپنا مقالہ بڑی خود اعتمادی سے پیش کیا۔

عیسائی محقق کی آخری تقریر

"حضرت مسیح کی زندگی کے کچھ واقعات"۔ یہ تھا وہ موضوع جس پر آخر میں انگلستان کے ایک عیسائی محقق مسٹر آر سی - ای سکال فیلڈ نے تقریر کی۔ یہ ملازمت کے سلسلہ میں امریکہ، مشرق وسطی، ہندوستان اور برما میں تعینات رہے اور ان ملکوں کی تہذیب و ثقافت سے بہت متاثر ہوئے اور اس طرح موازنہ مذاہب میں ان کو گہری دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اسی دوران وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر سے بھی روشناس ہوئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی ایک سچی کہانی ہے جس کا بائبل سے سراغ لگانا ممکن ہے۔

مسٹر سکال فیلڈ نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ احمدی تو نہیں لیکن ایک غیر متعصب محقق کی حیثیت میں وہ احمدیت کی خوبیوں کے معترف ہیں۔ بالخصوص حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات ثابت کر کے بانی سلسلہ احمدیہ نے جو زبردست کارنامہ سرانجام دیا ہے اس سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر مر گئے تھے تو یہ ان کی ناکامی کی دلیل ہے اور اس سے لازماً ماننا پڑتا ہے کہ بدی کی نیکی پر فتح ہوئی یعنی باطل حق پر غالب آ گیا۔ اور یہ ایک ایسا خیال ہے جو عیسائیوں کو موردِ الزام ٹھہراتا ہے جب کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات ہی ایک صحیح خیال اور حوصلہ افزا بات ہے۔

قبر مسیح کی حفاظت کے متعلق ایک اہم قرارداد

سلسلہ تقاریر کے آخر میں مکرم بشیر احمد خان رفیق امام مسجد لندن نے جو اس کانفرنس کے چیف آرگنائزر بھی تھے کانفرنس کے سامنے ایک قرارداد پیش کی جسے کانفرنس نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اس قرارداد میں بھارتی حکومت سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ وہ محلہ خانیار سرینگر میں واقع روضہ بل کو ایک تاریخی اور مذہبی یادگار کے طور پر اس کا درجہ تسلیم کرے جس کے متعلق یہ بین الاقوامی کانفرنس یہ سمجھتی ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مقبرہ ہے۔

اس قرارداد کے ذریعہ یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ اس مقبرہ کی باقاعدہ دیکھ بھال کی جائے اور اس کی حفاظت کے پیشِ نظر اس کی فوری مرمت کروائی جائے اور اس کے تقدس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے متعلق مزید تحقیق کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

نیز یہ بھی قرار پایا کہ اس قرارداد کی ایک نقل اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری برائے تعلیمی، سائنسی و ثقافتی امور کو اس درخواست کے ساتھ بھجوائی جائے کہ وہ اس سلسلہ میں بھارتی حکام کو ضروری امداد بہم پہنچا کر ممنون فرماویں۔

یہ اجلاس طے شدہ پروگرام کے مطابق چھ بجے شام تک جاری رہنا تھا۔ چھ بج چکے تھے۔ سوالات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ابھی تک جاری تھا جو اس بات کی دلیل تھی کہ سامعین کانفرنس کی کارروائی میں بڑی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ سوالات اتنے زیادہ تھے کہ ان کے جوابات دینے کے لئے ایک (Panel) گروپ مقرر کیا گیا جو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، مکرم عبدالسلام میڈسن اور مکرم امام رفیق صاحب پر مشتمل تھا۔ جوابات کے نہایت درجہ

(باقی ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ

"تبلیغ ممالکِ بیرون میں حصّہ لیں!"

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ سری لنکا و افریقہ

سنہ ۱۹۳۴ء میں جب مخالفین نے ببانگ دہل یہ اعلان کیا کہ وہ قادیان (ہندوستان میں ایک قصبہ جو مرکز احمدیت ہے) کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے تو خدائی فوج کے سپہ سالار حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ تا احمدیت کی جڑوں کو قادیان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں مضبوط کر دیا جائے۔

یہی اہم پس منظر تھا۔ تحریک جدید کا اس لئے "تبلیغ بیرونی ممالک میں حصّہ لینا" بھی تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ ہے۔

اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں واقفین زندگی عملی اقدام کر چکے ہیں اور ان میں سے کئی ایک تو میدان عمل میں جام شہادت بھی نوش فرما چکے ہیں مثلاً مولانا نذیر احمد علی صاحب سیرالیون میں۔ حافظ عبید اللہ صاحب اور حافظ جمال احمد صاحب ماریشس میں۔ مرزا منور احمد صاحب امریکہ میں، مولانا ابوبکر سماٹری صاحب ہالینڈ میں۔ ملک عزیز احمد صاحب انڈونیشیا میں۔ چوہدری عبدالرحمان خان صاحب بنگالی امریکہ میں۔ صاحبزادہ عبدالمجید صاحب ایران میں۔

ان سب کی روحیں "ھل من مزید" کا نعرہ بلند کر رہی ہیں جس پر لبیک کہنے والوں کی ضرورت تاقیامت چلتی چلی جائے گی۔

ایک اہم الہام:

اس اہم مطالبہ پر عمل کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

کو پورا کرنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور اس طرح خدائی نشان بن کر اپنی اور دنیا کی رشد و ہدایت کا باعث بنتے ہیں۔

میرا اپنا حقیر سا تجربہ بھی اس پر شاہد ناطق ہے کہ گذشتہ ۲۸ سال عملی میدان میں گزرے ہیں اس عرصہ میں جیسے عاجز کی بیرونی ممالک میں موجودگی جہاں تھا تو اللہ تعالیٰ نے کی نصرت اور تائید کے نشانات بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھتے اس لئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوتے ہیں اور یہ کام چونکہ خود خدا ہی کا ہے اس لئے اپنے وعدوں کے مطابق وہ نصرت بھی فرماتا ہے مثلاً ماریشس میں ایک وزیر مملکت احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش رہا کرتا تھا تا اسے زیادہ سے زیادہ ووٹ مل سکیں۔ سنہ ۱۹۶۲ء میں اس کی مخالفت عروج پر تھی ہم نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام یاد دلایا کہ:

"اِنّی مُھِینٌ مَن اَرَادَ اِھَانَتَکَ"

مگر اس نے اس پر استہزاء کیا۔ اگلا انتخاب آیا تو مسلمانوں کے حلقہ میں سے ہی وہ ناکام ہوا۔ کچھ عرصہ بعد جب خدا تعالیٰ نے دوبارہ مجھے وہاں جانے کی توفیق بخشی تو میں نے اسے بھی پیغام بھجوایا کہ ملاقات کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ اس نے جواباً کہا کہ وہ خود "احمدی مولانا" کے پاس آئے گا۔ اور جب وہ اپنے دفتر جاتے ہوئے احمدیہ مسلم مشن ہاؤس میں ہماری ملاقات ہوئی تو یہ سارے ملک میں مشہور ہو گیا کہ وہ احمدی مشنری سے معافی مانگنے گیا تھا۔

چنانچہ اس کے بعد اس نے نہ صرف مخالفانہ رویہ ترک کر دیا تھا بلکہ اپنی بیماری کے دوران اس نے دعا کی درخواست بھی کی جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے مزید دس سال زندہ رکھا تا احمدیت کی شاندار ترقیات کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھے اور یہ بھی دیکھے کہ اس کا بیٹا انتخابات میں کامیابی کے لئے جماعت احمدیہ کی مدد کا خواستگار ہوتا ہے۔

پس ہر قسم کی نصرت الٰہی کے واقعات اتنی کثرت سے بیرونی ممالک میں پیش آتے ہیں کہ ہم خود بھی اس پر حیران ہو جاتے ہیں شاید اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہم پر زیادہ رحم آتا ہے کہ ہم اپنے وطنوں سے دور اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر سخت مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اس کے دین متین کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ پس ہماری دعوت عام ہے کہ:- ع

"آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

حضرت مصلح موعودؓ اور تحریک جدید

کیا یہ خدائی تقدیر نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

کو شاندار رنگ میں پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کا اجراء بھی حضرت المصلح الموعودؓ کے ذریعہ ہوا جن کے متعلق خدائی خبر شائع ہو چکی تھی کہ:

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔"

ان تاریخی حقائق سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت المصلح الموعودؓ کی ذات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن اور احسان کی مثیل تھی اور آپ نے ساری عمر اپنے مقدس آقا کے کام میں لگا دی یہاں تک کہ آپ کی وفات ایسے وقت پر ہوئی کہ آپ کے کارناموں کی وجہ سے سب کو یہ کہنا پڑا اور کہتے چلے جائیں گے کہ ع

"ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"

بیرونی ممالک کی اہمیت:

خدائی پیش خبریوں میں پاک ہند سے باہر کے ملکوں کی اہمیت بھی واضح کی گئی ہے مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا کہ لندن میں آپ تقریر فرما رہے ہیں اور آپ نے چند سفید پرندے بھی پکڑے ہیں۔ اسی طرح حضورؑ کا الہام ہے کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔

پھر فرمایا کہ رشیا میں ہم اپنی جماعت کو اتنی کثرت سے دیکھتے ہیں جس طرح ریت کے ذرّے۔ یورپ میں اسلام پھیلنے کی شدید خواہش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس سے رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"تطلع الشمس من مغربھا۔"

کہ اسلام کا سورج مغربی ممالک پر بھی طلوع ہوگا۔

یعنی امریکہ اور یورپ کے لوگ اسلام کے گرویدہ ہو جائیں گے۔ اب یہ سب باتیں پوری تو ہو رہی ہیں اور ہم اپنی آنکھوں سے آج کل ان کو پورا ہوتے دیکھ بھی رہے ہیں مگر ضرورت ہے اسلام کی قربانیں مزید خون لگانے کی۔ تاکہ ان سب ممالک میں اس زور سے بھی کہ غلبۂ اسلام کے آثار جلد جلد نمایاں ہوتے چلے جائیں پس خوش قسمت ہوں گے وہ احمدی نوجوان جو اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وقف کے میدان میں آگے آئیں گے اور بہشت میں ثواب کمائیں گے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:- ع

"بخدمت این امر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پدید"

جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۲)

اس مقصد کی تکمیل کیلئے جماعت کے قیام کے وقت سے ہی جدوجہد ہو رہی ہے مگر جب سے خلافت ثالثہ کا مبارک دور شروع ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس بیرونی ممالک کے دوروں میں دلچسپی لے رہے ہیں اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ بیرونی ممالک میں جماعتی منصوبوں میں برکت ڈال رہا ہے۔

حضور نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا تھا اس کے شاندار نتائج جو نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت وہاں احمدیہ سکولوں اور احمدیہ ہسپتالوں کے رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں ان کا میں عینی شاہد ہوں۔ میرا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ حضور کے بابرکت دورہ اور نصرت جہاں سکیم کی وجہ سے وہاں کی (باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت

حضور علیہ السلام کے اپنے مبارک الفاظ میں

مکرم نذیر احمد صاحب خادم گرد سید السلام عمر ڈاکخانہ لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ

سیدنا حضرت مسیح موعود، مہدی معہود اور مجدد الف آخر علیہ السلام کو اس زمانہ کے مناسب حال غیر مسلموں اور دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام کی پاک، اعلیٰ اور کامل تعلیم پر کئے گئے جاہلانہ اور متعصبانہ حملوں کے جواب میں قلم کی تلوار عطا کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو سلطان القلم بنایا۔ آپ نے اپنی کم و بیش اسی ۸۰ معرکۃ الآراء کتب میں جہاں ایک طرف مخالفین و معاندین اسلام کے اعتراضات کا ٹھوس، مدلل اور دندان شکن و مسکت جواب دیتے ہوئے اسلام مقدس بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہم و گمان سے برتر شان و عظمت، اسلامی تعلیم کی خوبیوں اور کمالات کو واضح کیا۔ قرآن مجید کی شان و حقانیت کو اظہر من الشمس کیا اور پر حکمت اور ناقابل تردید دلائل سے مذہب اسلام کی دیگر تمام مذاہب پر برتری کو ثابت کر دکھایا۔ نیز اسلام کے سوا دوسرے تمام مذاہب کا ناقص و نامکمل اور فیض رسانی سے محروم ہونا ثابت کرتے ہوئے یہ حقیقت عالم آشکارا کر دی کہ قیامت تک کے لئے زندہ دین اسلام ہی ہے زندہ اور زندگی بخش کامل ترین شریعت قرآن ہی ہے اور زندہ اور زندگی بخش فیضان و برکات رکھنے والا نبی عظیم اور رسول کریم سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنی کتب میں اپنی جماعت کی تربیت، تزکیہ نفس، روحانی ترقی تعلق باللہ اور عرفان الٰہی کی لازوال دولت سے نفس مالا مال کرنے کے لئے ایسی ایمان پرور، پرتاثیر اور دل نشین نصائح اور تحریرات رقم فرمائی ہیں جن کے مطالعہ سے دلوں کا زنگ، روحوں کی کثافت، گناہوں کی تاریکی اور دنیا پرستی اور آفات نفس کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ دل اللہ تعالیٰ اور اس کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار اور علم و معرفت اور یقین و ایمان کے نور سے منور ہو جاتے ہیں اور روحانی مُردے اس آب حیات سے از سر نو زندگی کی حرارت محسوس کرنے لگتے ہیں۔ آیئے ہم حضور علیہ السلام کے اپنے مبارک الفاظ میں ان روحانی خزائن کی اہمیت و افادیت سے آگاہی حاصل کریں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح الحق کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۷)

(۲) "عنایت الٰہی نے میری دستگیری کی اور وہ علم بخشا کہ مدارس سے نہیں بلکہ آسمانی معلم سے ملتا ہے"

(فتح اسلام صفحہ ۳۱)

(۳) "وہ کتابیں جو اس عاجز نے تالیف کر کے شائع کی ہیں درحقیقت یہ تمام علمی مدد کا نتیجہ ہے۔"

(فتح اسلام حاشیہ صفحہ ۳۴)

(۴) "یہ کتابیں سچائی کے نور سے بھری ہوئی ہیں۔"

(فتح اسلام)

(۵) "جس علم کے ساتھ نور نہیں وہ علم نہیں وہ جہل ہے وہ روشنی نہیں وہ ظلمت ہے وہ مغز نہیں استخوان ہے ہمارا دین آسمان سے آیا ہے اور وہی اس کو سمجھتا ہے جو وہ بھی آسمان سے ہی آیا ہو۔ کیونکہ خدا نے یہی فرمایا لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ میں قبول نہیں کروں گا اور ہرگز نہیں مانوں گا کہ آسمانی علوم اور ان کے اندرونی بھید اور ان کے تہ در تہ چھپے ہوئے اسرار زمینی لوگوں کو خود بخود آسکتے ہیں۔ زمینی لوگ دابۃ الارض ہیں مسیح السماء نہیں۔ مسیح السماء آسمان سے اترتا ہے اور اس کا خیال آسمان کو مسخر کر کے آتا ہے اور روح القدس اس پر نازل ہوتا ہے اس لئے وہ آسمانی روشنی کے ساتھ رکھتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۳)

(۶) "جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہ مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کے مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے۔ دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲ طبع اوّل)

(۷) "ہماری دینی تالیفات جو جواہرات، تحقیق اور تدقیق سے پر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے بکثرت ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب موت کے پہنچ گئے ہیں۔"

(فتح اسلام)

(۸) "سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ...)

آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد درج کرنا ضروری ہوگا۔ حضور رض فرماتے ہیں کہ:۔

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۹۲)

○

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ

بقیہ صفحہ ۳

احمدی جماعتیں ترقی کی منازل اتنی تیزی سے طے کر رہی ہیں کہ دنیا کے لئے باعث حیرت ہے۔ یورپ اور امریکہ میں حضور کے قدموں کی برکت سے جماعتی مساعی میں ایک زبردست انقلاب آچکا ہے۔

یہی وقت کا تقاضا اور امام وقت کا عملی اشارہ بھی اسی طرف ہے کہ بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی کو تیز تر کیا جائے اور اسی کام کے لئے ضرورت ہے کہ جوق در جوق واقفین زندگی آئیں اور تربیت حاصل کریں اور یہ نعرے لگاتے دنیا بھر میں پھیل جائیں کہ

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

○

شکریہ احباب

ہم سب بہن بھائی ان تمام احباب جماعت اور بہنوں کے ممنون ہیں جنہوں نے ہماری والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیت کے خطوط اور تاریں بھیج کر ہم سے اظہار افسوس و ہمدردی کیا۔

ہماری درخواست ہے کہ والدہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ بھی اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(فلائیٹ لفٹیننٹ (ریٹائرڈ) میاں محمد لطیف آپریشن کنٹرول منیجر پی آئی اے۔ کوٹھی ۲۲ سٹریٹ ۳۷ شالیمار ۶/۴ اسلام آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن کانفرنس (بقیہ صفحہ ۱)

دلچسپ سلسلے کو شروع ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ہال کے ارباب حل و عقد کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا چنانچہ ان کے پیہم اصرار پر یہ اجلاس چھ بج کر دس منٹ پر اپنے حال میں برخاست ہوا کہ سامعین ابھی کچھ سننا چاہتے تھے لیکن منتظمین کانفرنس وقت کی پابندی کے اصول کے سامنے مجبور تھے۔

دستاویزی نمائش

اس سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کو ایک یہ خصوصیت بھی حاصل ہوئی کہ اس موقع پر مشن کی طرف سے ایک نہایت ہی دیدہ زیب نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کے Main Auditorium کی سامنے کی دیوار پر جہاں سے اندر داخل ہونے کا راستہ تھا انگریزی کے جلی حروف میں سرخ رنگ کے کپڑے پر نہایت عمدگی سے

"حضرت مسیح کی صلیبی موت سے
نجات پر بین الاقوامی کانفرنس
منعقدہ ۲-۳-۴ جون بمقام
کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لنڈن"

لکھا ہوا تھا۔ ہال میں داخل ہوتے ہی ہر آدمی کی نظر نمائش پر پڑتی تھی جس کو حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی بعد از صلیب کے سلسلہ میں مختلف چھوٹی بڑی تصاویر، نقشہ جات، چارٹس اور انگریزی، اردو، ہسپانوی، سویڈش، ہندی، فرنچ، جرمن، ڈچ، سریانی، فارسی اور عربی میں متعلقہ لٹریچر کے ساتھ بڑے خوبصورت طریق سے سجایا گیا تھا۔ کانفرنس کی تقریب سعید کی مناسبت سے لنڈن مشن نے بعض کتابیں خاص طور پر شائع کروا کر نمائش میں رکھوائی تھیں۔ ان میں ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ تھا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے خصوصی ارشاد کی تعمیل میں "Jesus in India" کے نام سے نہایت عمدہ طور پر طبع کروایا گیا تھا۔ یہ کتاب بھی نمائش میں موجود تھی۔

دوسری کتاب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رض کی

Where did Jesus die?

تیسری Jesus in Kashmir

اور چوتھی Deliverance From The Cross تھی جسے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ نے لکھا ہے۔ یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے اور ۔۔ صفحات کی ایک ٹھوس علمی کاوش ہے جس میں حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے عنوان پر بڑے مدلل رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی شرکائے کانفرنس اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوئی۔

محترم چوہدری رشید احمد صاحب اور ان کے معاونین شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مکرم امام صاحب کی راہنمائی میں بڑی محنت سے نمائش کو ترتیب دے کر اسے ایک بڑی ہی حسین پیشکش بنا دیا جو موقع کی مناسبت سے بہت مفید ثابت ہوئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نمائش کی ہر چیز احمدیت کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت تھی جو دیکھنے والوں کے لئے دعوت غور و فکر کے علاوہ علم میں اضافہ اور ایمان میں زیادتی کا موجب بھی بنتی رہی۔

سہ روزہ عالمی کسر صلیب کانفرنس منعقدہ ۲ تا ۴ جون ۱۹۷۸ء کی کارروائی کی روداد تو اب ختم ہوئی۔ اس کے شاندار نتائج اور شیریں ثمرات کے متعلق بھی خاکسار وقتاً فوقتاً احباب جماعت کی خدمت میں عرض کرتا رہے گا و باللہ التوفیق۔

درخواست دعا

احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و عافیت سے رکھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے لنڈن کانفرنس میں آپ کو کامیابی عطا فرمائی ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہر قدم پر روح القدس سے ہمیشہ آپ کی غیر معمولی تائید و نصرت فرماتا رہے، آپ کی زبان میں ایسا جذب اور بیان میں ایسا اثر عطا ہوتا رہے کہ حق کی متلاشی روحیں دیوانہ وار اسلام کی طرف کھنچی چلی آئیں۔ آپ کی خلافت کے عہد سعادت مہد میں ہم وہ دن جلد دیکھ لیں جب احرار یورپ میں بھی اسلام کی رو اتنی تیزی سے چلنے لگے کہ سرزمین یورپ اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ والدہ محترمہ اہلیہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم آجکل بیمار ہیں شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ابن الرشید ہاشمی مغل ہاؤس۔ لاہور)

۲۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کی والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بے حد ہے۔ سب بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عاجز گزشتہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۶۸۲

میں شیخ نذیر احمد فیض ولد شیخ فیض محمد صاحب مرحوم قوم شیخ قانونگو پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸/۴/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد شیخ نذیر احمد فیض ولد شیخ فیض محمد صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت ربوہ۔

گواہ شد۔ رشید احمد ایاز ولد اللہ دتہ کوائف دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد یوسف ناصر انسپکٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۶۸۳

میں شیخ سعید احمد نگہت ہزاروی ولد شیخ محمد رفیق صاحب قوم شیخ مہرہ۔ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۸/۵/۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد پلاٹ زمینی ۵ مرلہ محلہ ناصر آباد قیمت اندازاً ۲۶۵۰/ روپیہ

۲۔ کاروبار میں لگائی گئی رقم اندازاً ۳۰۰۰/ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد شیخ سعید احمد نگہت ہزاروی۔ گلی بابو عبد المجید۔ جہانگیر آباد شیخوپورہ۔

گواہ شد حکیم مرغوب اللہ صدر شیخوپورہ۔ جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ

گواہ شد خواجہ مبارک احمد ولد حاجی شیخ دوست محمد صاحب گلی بابو عبد المجید محلہ جہانگیر آباد شیخوپورہ۔

ایک ہفتہ سے دائیں گھٹنے کے جوڑ میں درد کی وجہ سے تکلیف میں ہوں۔ نیز میری بیوی بھی بیمار ہے۔ سب احباب اور بہنوں سے درخواست ہے کہ ہماری صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

صلاح الدین A-۱۸۷ رحیم پارک ملتان روڈ۔ لاہور

اشتہار

میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ کو ایوب چوک جھنگ صدر میں ایک پانچ طرفہ ٹریفک سگنل نصب کرانے کے لئے کوٹیشنز درکار ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنی اپنی کوٹیشن زیر دستخطی کو مورخہ ۷۸/۶/۲۹ بوقت گیارہ بجے دن تک ارسال فرما دیں۔ جو کہ حاضر آمدہ نمائندگان اگر کوئی موجود ہوئے کی موجودگی میں کھولی جائیں گی۔

المشتہر

خواجہ انور حسن ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ

IPL-3271

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان اسلام کیساتھ مخصوص ہے کہ وہ عین ضرورت کے وقت اپنے پاک بندے بھیج دیتا ہے

یہ بندے ایمان، عقائد، اخلاقِ فاضلہ اور اصلاحِ نفس کے بارہ میں لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا جو اسلام سے مخصوص ہے کہ نبوّت کبریٰ متاع اللہ تعالیٰ جیسا وقت ہوتا ہے اس کے لحاظ سے اُس کا یاد دلانے والا بھیج دیتا ہے یہ انعام ہے، یہ فضل اور احسان ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لائے تھے اور جس کے ضروری کاموں میں سے ایک یہ تھا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی ذات کے سوا نہ کوئی ہمارا خالق نہ رازق نہ اس کے سوا علیم نہ رحیم، نہ ممیت، نہ سُکھ دُکھ دینے والا ہے بلکہ صرف خدا ہی ہے جو سب کام کرنے والا ہے۔ سجدہ۔ رکوع۔ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ہو۔ پکارنا ہو۔ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے سوا نہ ہو۔

یہ باتیں اصول ایمان تھیں جو ہم کو سکھائی گئیں۔ ملائکہ، کتاب اللہ۔ رُسل۔ جزا و سزا پر ایمان لانا۔ تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا۔ اپنے سب اعضاء رضائے الٰہی بلکہ صرف خدا ہی ہے جو سب کام کرنے والا ہے۔ ... ملائکہ پر ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اُس کے پاک رسولوں کو ماننا اور جزا و سزا پر ایمان لانا اور اس امر کا ماننا کہ ہر چیز کا اُس نے اندازہ کیا ہے۔ یہ ایمان کے اصول ہیں کہ اپنے سب عقائد کو رضائے الٰہی میں لگا دینا ایک سچے مومن کا کام ہے۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا۔ اپنے مال میں سے ایک معیّن حصہ یعنی زکوٰۃ کا ادا کرنا۔ یتیموں۔ بیکسوں اور رشتہ داروں کی خبر گیری کرنا۔ رنج و راحت۔ بیماری۔ تندرستی۔ دُکھ سُکھ۔ غریبی۔ امیری۔ مقدمہ مقابلہ۔ عُسر یُسر۔ صلح۔ عداوت میں خدا تعالیٰ کی رضا کو ہاتھ سے نہ دینا۔ یہ اصول

یہ پاک اور مبارک اصول ممکن تھا کہ بھول جاتے۔ جس طرح اور قومیں اپنی کتابیں کھو بیٹھیں۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کا کمال احسان ہوا کہ ایمان، عقائد، اخلاقِ فاضلہ کے سکھانے کے لئے اور اصلاحِ نفس اور تہذیب کے لئے وہ وقت پر اور عین ضرورت کے وقت پر اپنے پاک بندے پیدا کرتا رہتا ہے۔ بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کو اُن بیدار کرنے والوں کی خبر ہی نہیں ہوتی اور بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کو خبر تو ہوتی ہے مگر وہ اپنی کسی خطا کاری کے بُرے نتیجے کی وجہ سے اُس کو شناخت نہیں کر سکتے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل

صفحہ ۹، صفحہ ۱۰)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۹ ستمبر کو ہوگا

اِس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ ر تبوک ۱۳۵۷ ہش مطابق ۹ ر ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔ ایسے احمدی طلباء جو زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کر لی جائے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اِس لئے میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

وکیل الدیوان
تحریکِ جدید ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور قرآن عظیم کی اشاعت کو وسیع پیمانہ پر جاری رکھنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے اور اس میں دل کھول کر حصہ لیجئے۔ آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام

مذکورہ عنوان کے تحت متعدد فہرستیں شائع ہوئی ہیں ان میں جماعتِ احمدیہ سرگودہا کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب جو آج کل بیمار ہیں اور اشاعتِ اسلام کے لئے ۱۱۵۱/- روپے ادا فرما چکے ہیں کو بھی شمار کیا جائے۔ قارئینِ کرام کی خدمت میں اُن کی صحتیابی اور دینی و دنیوی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

مسیح کی صلیبی موت سے نجات

لندن کانفرنس کی مفصّل رپورٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب ماہنامہ "خالد" کے خصوصی نمبر میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہ رسالہ مجملہ خریداران کو بھیجا جا چکا ہے۔ اب یہ رسالہ بہت قلیل تعداد میں موجود ہے جو دوست منگوانا چاہیں وہ دفتر سے منگوا سکتے ہیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ر جون۔ حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے لیکن وقفہ وقفہ سے بلڈ پریشر کبھی بڑھ جاتا ہے اور کبھی بہت ہی گر جاتا ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے، لمبی عمر دے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کے قدیم بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اِن دنوں طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احبابِ جماعت خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسارہ کو اللہ تعالیٰ نے پوتے سے نوازا ہے۔ نومولود عزیزم صلاح الدین صاحب ایوبی کا بیٹا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور بچے کو نیک و خادمِ دین بنائے۔

(والدہ صلاح الدین ایوبی کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

خاکسار سن سٹروک کی تکلیف میں مبتلا ہے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہے کامل شفایابی کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم شیخوپورہ حال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲